امتحان بھی ختم ہو جائے گا۔ یہ ممکن نہیں کہ بدی کا رجحان ختم ہو جائے یا بالکل مغلوب ہو جائے۔

کسی کو بھی انسان پر یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ اس سے زبردستی برائی کرائے۔ اپنا نفس بھی وسوسہ پیدا کرتا ہے، برائی کا خیال ڈالتا ہے۔ شیطان بھی یہی کرتا ہے، انسان بھی، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ انسان خود اپنے اختیار سے بدی کرتا ہے۔ اگر اختیار سے نہیں کرتا، بلکہ مجبور ہے، تو مواخذہ بھی نہیں۔ یہی امارہ بالسوء ہے۔

اس کا علاج بہت آسان ہے۔ اللہ کو یاد رکھنا۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (بے شک اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں)۔ ہر نعمت کو، ہر ملنے والی چیز کو، ہر مصیبت کو اس کی طرف سے دیکھنا۔ ہر سبب کے پیچھے رب کو دیکھنا۔ اس سے ملاقات کو یاد رکھنا، آپ اس نسخہ پر عمل کریں، جتنا کر سکیں۔ یہی نسخہ ہے نفسِ امارہ بالسوء کو قابو میں رکھنے کا، اور کوئی نہیں۔ اس کے بعد بھی کوئی ضمانت نہیں کہ نفس مغلوب ہو گا، گناہ نہ ہوں گے، آپ غافل نہ ہو جائیں گے، کبھی خواہشات کی دلدل میں نہ پھنس جائیں گے۔ اس کا علاج بھی یہی ہے: فوراً اللہ کو یاد کرنا اور استغفار کرنا۔ اس کی یاد کے نور سے ساری تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔

رک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے اور یہ کہ یہ ناقابلِ معافی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں کرتا، اپنا نقصان کرتا ہے۔ اگر ساری مخلوق متقی ترین ہو جائے تو اس کی خدائی میں کوئی اضافہ نہ ہو گا۔ اگر سب بدترین گناہ گار بن جائیں تو اس کی خدائی میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ ظلم کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز یا عمل کو وہ مقام دیا جائے جس کا وہ مستحق نہیں۔ شرک کرنے والا اپنے نفس کو غیر اللہ کا عبد بناتا ہے، غیر اللہ کو اللہ کا مقام دیتا ہے۔ اللہ کے عظیم شان و مقام میں ہی کرتا ہے، اس لیے وہ ظلم عظیم ہے۔ بندہ پر اللہ کا حق ہے کہ وہ صرف اس کی بندگی کرے۔ یہ ایک لامتناہی حق ہے اور لامتناہی حق کو تلف کرنے کی سزا لامتناہی ہی ہو سکتی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

کیا آپ میری مدد فرما سکیں گے؟ اک بندے کی تلاش کے سلسلے میں، کہ اللہ تعالیٰ، جس کا ہاتھ بن گیا ہو، جس کا پاؤں بن گیا ہو، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے، تو کیا انگلی رکھ کر کسی مخصوص شخص کے بارے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ، ہاں یہ ہے وہ شخص۔ اس کی دوسری توجیہ کیا ہو سکتی ہے۔

ایسے لوگ یقیناً پائے جانے چاہییں، اور پائے جاتے ہیں، جن پر وہ حدیث قدسی صادق آتی ہے کہ، میں ان کا ہاتھ بن جاتا ہوں، پاؤں بن جاتا ہوں۔ لیکن کیوں کہ یہ کوئی دینی منصب نہیں، قرب الٰہی کا